بدھ | 31-جولائی 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 173 | بدھ 14 ربیع الاول [illegible] 1375 [illegible] 31 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے

خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کے [illegible] پیش آؤ۔ [illegible] ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 31 واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

عالمی بیعت کے موقع پر دنیا بھر کے 16 لاکھ 6 ہزار افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو عاجزی و انکساری کے ساتھ دعوت الی اللہ کا سفر جاری رکھنے کی تلقین فرمائی

لندن: 28- جولائی 1996ء جماعت احمدیہ برطانیہ کا 31 واں جلسہ سالانہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اختتامی خطاب کے بعد اسلام آباد ٹلفورڈ میں پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے ممالک میں موجود احمدیوں نے اس جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی لائیو دیکھی اور سنی۔ اور اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے جس کی تمام تر کارروائی لائیو ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

جلسہ سالانہ کا آغاز 26- جولائی کو لندن کے وقت کے مطابق سوا تین بجے شام ہوا۔ اور 28- جولائی کو لندن کے وقت کے مطابق قریباً سوا آٹھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے آغاز پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لوائے احمدیت لہرایا جس کے بعد امیر صاحب برطانیہ نے انگلینڈ کا پرچم لہرایا بعد ازاں حضرت صاحب افتتاحی خطاب کے لئے مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا جس کے بعد رات 8 بجے اردو میں مجلس سوال و جواب میں سوالات کے جواب عطا فرمائے۔ اگلے روز 27- جولائی کو خواتین کی جلسہ گاہ میں خطاب فرمایا یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں سنا گیا اور ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدیوں نے دیکھا اور سنا۔

اسی روز دوپہر کے بعد کے سیشن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و انعامات کا تذکرہ فرمایا۔ اور اعلان فرمایا کہ اس سال محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 16 لاکھ 6 ہزار افراد دنیا بھر کے مختلف ممالک میں داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ حضرت صاحب کے خطاب کے دوران مختلف ممالک کے چنیدہ احمدیوں نے مختصر تقاریر کیں۔ ان میں البانیہ' سینیگال' اور غانا کے نمائندگان شامل تھے۔ سینیگال کی نمائندگی وہاں کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر نے کی۔

جلسہ سالانہ کے آخری دن سہ پہر کے وقت عالمی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کے سوالوں کے جواب انگریزی میں عطا فرمائے۔ یہ پروگرام ساتھ ساتھ مردانہ و زنانہ مارکی میں سنایا گیا اور ڈش انٹینا کی وساطت سے لائیو ٹیلی کاسٹ بھی کیا گیا۔

عالمی بیعت آخری روز کی کارروائی کا ایک اہم ترین حصہ عالمی بیعت تھی جو بین الاقوامی مجلس سوال و جواب کے بعد ہوئی۔ اس روح پرور ایمان افروز اور تاریخی پروگرام کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک میں موجود 16 لاکھ 6 ہزار نئے احمدیوں نے بیعت کی اور پہلے سے احمدی احباب و خواتین نے تجدید بیعت کی۔ اس بار بھی حضرت صاحب نے عالمی بیعت کے موقع پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سبز رنگ کا کوٹ زیب تن فرمایا۔ اس عالمی بیعت میں حضرت صاحب نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں ادا فرمائے اور مختلف زبانوں کے مترجمین کے ذریعے یہ الفاظ مختلف زبانوں میں متعلقہ احباب نے دوہرائے۔ اس بار کی عالمی بیعت کی ایک خاص بات یہ تھی کہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بیعت کے اختتام پر نعرے نہیں لگائے جائیں گے بلکہ جو احباب جہاں بیٹھے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔ چنانچہ بیعت کے اختتام پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اقتداء میں تمام حاضرین جلسہ اور ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدی اپنے اپنے مقامات پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے اور عالمی بیعت کا اختتام اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر کر پرسوز اجتماعی دعا سے ہوا۔

اختتامی خطاب تیسرے دن کا آخری پروگرام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب تھا اس خطاب سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس سال احمدیت میں شامل ہونے والے نئے ملک سلووینیہ کے ایک نمائندے کو خطاب کا موقع عطا فرمایا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ ان کے ملک میں احمدیت کا پیغام مکرم نذیر احمد صاحب کے ذریعے پہنچایا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا ملک 20 لاکھ کی آبادی کا ملک ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ بہت جلد یہ سارا ملک احمدیت میں شامل ہو جائے۔

اس کے بعد غانا کے امیر جماعت مکرم عبدالوہاب صاحب بن آدم کا مبارکباد کا پیغام حضرت صاحب نے سنایا۔ اور اس کے بعد حضرت صاحب نے خود دینی نعرے لگوائے اور

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب (برادر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) لندن سے تحریر فرماتے ہیں۔

محترم برادرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب گزشتہ چند سالوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آپ قدرے کمزور ہو گئے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ قادر و توانا ہستی اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے محترم ڈاکٹر صاحب کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ بشارت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میجر (ر) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان مورخہ 96-7-27 کو بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ اگلے روز بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔ اور اسی روز چھ بجے شام تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مقصود احمد طاہر بٹ صاحب کو مورخہ 18- جولائی 1996ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام مسرور احمد طاہر بٹ عطا فرمایا ہے نومولود مکرم منصور احمد صاحب بٹ ٹیچر (صدر محلہ دار النصر وسطی ربوہ) کا پوتا اور مکرم محمد رمضان بٹ صاحب سمن آباد فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ نومولود اللہ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ مکرم طارق محمود صاحب دار البرکات ولد مکرم چوہدری مہر دین صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-7-11 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ ازراہ شفقت حضرت صاحب نے بیٹی کا نام ماریہ طارق عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31- وفا 1375 ہش   31 - جولائی 1996ء

تمام انسانوں کی ہمدردی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ جو احمدی ان کی کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ بالفاظ دیگر ایمان کو قائم مضبوط اور مستحکم رکھنے کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم حضرت صاحب کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھیں۔ کوئی نہ کوئی کتاب ہر وقت ہمارے زیر مطالعہ رہنی چاہئے۔ مطالعہ کے لئے کوئی سا بھی وقت موزون ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ صبح کے وقت ایسی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور بعض لوگ رات کے وقت سونے سے پہلے۔ ان کی چارپائی پر کوئی نہ کوئی کتاب پڑی ہوتی ہے یعنی حضرت صاحب کی کتاب اور وہ اس کا کچھ حصہ پڑھ کر سوتے ہیں۔ آپ کوئی اور وقت بھی مقرر کر سکتے ہیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وقت تو کوئی بھی مقرر نہ ہو لیکن جب بھی موقعہ ملے اور اس موقعہ کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ حضرت صاحب کی کوئی نہ کوئی کتاب آپ نے لی اور اس کا کچھ حصہ پڑھا اور صرف پڑھا نہیں بلکہ اسے اپنی زندگی پر وارد کرنے کی کوشش کی۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت صاحب کے بعض نہایت مختصر ارشادات بھی انسان کی زندگی بدل سکتے ہیں۔ ہر بات میں ایک تاثیر ہے۔ دل سے نکلی ہوئی بات ہے اور دل میں داخل ہو جاتی ہے اور جب اچھی باتیں دل میں داخل ہو جائیں۔ تو نیکیاں کرنا انسان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ نیکیاں اس کی فطرت بن جاتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ برائی کی طرف اس کا میلان نہیں رہتا بلکہ برائی سے وہ نفرت کرنے لگتا ہے اور نفرت بھی ارادتاً نہیں بلکہ اس کا دل ہی ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ بدی کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم حضرت صاحب کی کوئی نہ کوئی کتاب اپنے قریب رکھیں۔ اپنے میز پر اپنی چارپائی پر۔ اپنی تپائی پر۔ اور جب بھی موقعہ ملے اس کا کوئی نہ کوئی حصہ پڑھ لیا جائے۔ اور اس طرح حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے پڑھتے ہم ساری کتابوں کو نہ صرف تین دفعہ بلکہ کئی دفعہ پڑھ سکتے ہیں۔ تین دفعہ تو حضرت صاحب نے کم از کم فرمایا ہے۔ ہمیں اس سے بھی زیادہ پڑھنا چاہئے۔ اور در حقیقت پڑھنا اس طرح چاہئے کہ وہ باتیں ہمارے دل پر نقش ہو جائیں اور ہمیں اس بات پر مجبور کریں کہ ہم ان کے مطابق زندگی گزاریں۔ اگر ہم ان کے مطابق زندگی گزارنا شروع کر دیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری زندگی ایک بدلی ہوئی زندگی نظر آئے گی۔ ہر نیکی کرنے کے لئے تیار ہر بدی سے پرہیز

آج ہم ایک ارشاد آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ دیکھئے اس مختصر سے ارشاد میں کتنی باتیں کہہ دی گئی ہیں۔ زندگی کے کتنے پہلوؤں کو سامنے رکھا جا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو۔ اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرف داری سے باز رہو۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو۔ اور آنکھوں کو بد نگاہوں سے بچاؤ۔ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو۔ اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو"۔

غلط ہے چھوڑنا پڑتا ہے پیار اپنے عزیزوں کا
خدا کے پیار کے تابع ہر اک سے پیار بڑھتا ہے
یہ وہ نکتہ ہے جس سے راز کھلتے ہیں محبت کے
یہ وہ سیڑھی ہے جس سے آدمی رفعت پر چڑھتا ہے

ابوالاقبال

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ذیل کے اشعار اپنی حرم محترمہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ کی یاد میں کہے)

کر رحم اے رحیم مرے حالِ زار پر
زخم جگر پہ دردِ دلِ بے قرار پر
مجھ پر کہ ہوں عزیزوں کے حلقے میں مثلِ غیر
اس بے کس و نحیف و غریبُ الدّیار پر
جس کی حیات اک ورقِ سوز و ساز تھی
جیتی تھی جو غذائے تمنّائے یار پر
مقصود جس کا علم و تقیٰ کا حصول تھا
رکھتی تھی جو نگہ نگہِ لطفِ یار پر
تھی ماحصل حیات کا اک سعئ ناتمام
کاٹی گئی غریب حوادث کی دھار پر
دل کی امیدیں دل میں ہی سب دفن ہو گئیں
پائے امید ثبت رہا انتظار پر
ہاں اے مغیث! سن کے مری التجا کو آج
کر رحم اس وجودِ محبّت شعار پر
اس میگسارِ بادۂ الفت کی روح پر
اس بوستانِ عشق و وفا کی ہزار پر
ہاں اس شہیدِ علم کی تُربت پہ کر نزول
خوشیوں کا باب کھول غموں کی شکار پر
میری طرف سے اس کو جزاہائے نیک دے
کر رحم اے رحیم! دلِ سوگ وار پر
حاضر نہ تھا وفات کے وقت اے مرے خدا
بھاری ہے یہ خیال دلِ ریش و زار پر
ڈرتا ہوں وہ مجھے نہ کہے بازبانِ حال
جاؤں کبھی دعا کو جو اس کے مزار پر
جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

(الفضل قادیان 9 - جولائی 1933ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(-) حدیث نبوی میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بازار میں یاد کرنے والے کا ایک بہت بڑا مرتبہ ہے (-) حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) تذکرۃ الاولیاء کے حوالے سے یوں بیان فرماتے ہیں۔ ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے ستر ہزار کا دیا اور ستر ہزار کا لیا۔ یعنی سودا ایسا کیا کہ کچھ خریدا' کچھ بیچا۔ لیکن ایک آن بھی خدا کے خیال سے غافل نہیں رہا۔ اب ایسا شخص جب تاجر بنتا ہے تو تجارت کی دنیا میں امن کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اگر سارے تاجر ذکر الٰہی کرنے والے ہوں تو سارے خوف جو تجارت سے تعلق رکھتے ہیں' دنیا سے اٹھ جائیں اور مال بجائے اس کے کہ دنیا کمانے کا ذریعہ بن جائے اللہ تعالیٰ کمانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص جو ذکر الٰہی کرتے وقت سودے کرتا ہے' اس کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ ساتھ ساتھ جھوٹ بول رہا ہو کہ خدا کی قسم میں نے تو اتنے کا خریدا تھا میں تمہیں اتنے میں بیچ رہا ہوں اور یہ جو منظر ہے یہ آپ کو بعض (-) ممالک میں بھی عام دکھائی دیتا ہے (-)

جب جھوٹ کے لئے اور فساد کیلئے اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے خدا کا نام لیا جائے تو ایک بڑی مکروہ حرکت ہے بہت بڑا گناہ ہے لیکن ایسا ہوتا ہے۔ تو ان معنوں میں یاد نہیں کرنا جن معنوں میں خدا کا نام لے کر قسمیں کھا کر جھوٹے سودے بیچتے ہوں۔ ان معنوں میں یاد کرنا ہے کہ خدا کو سامنے دیکھنا ہے جیسا کہ (حضرت بانی سلسلہ) نے لکھا ہے اور پھر جو سودا کریں گے وہ ہر سودا سچا سودا ہو گا۔ اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہو گی۔ کوئی دھوکہ شامل نہیں ہو سکتا۔ تمام دنیا کے تجارتی تعلقات اگر اصلاح پذیر ہو جائیں تو باقی معاملات میں بھی دنیا میں امن آ جائے گا کیونکہ اصل انسان کا جو سب سے اعلیٰ مقصد ہے وہ اپنی بقا کے لئے زیادہ ذرائع اکٹھے کرنا ہے اور تجارت اس میں ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ صرف ایک نہیں تجارت کی بنیاد تو بہرحال ایگریکلچر پر بھی ہے اس لئے میں بتا رہا ہوں کہ جو دنیا کے تعلقات ہیں ان میں تجارت ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ہل چلاتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور جب دانے پھینک رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں جب اپنی فصلوں کو اگتی ہوئی دیکھتے ہیں تو ان کی روئیدگی کو دیکھ کر بھی ان کو خدا یاد آتا ہے جب ان میں کوئی بیماری پڑتے دیکھتے ہیں تب بھی دعائیں کرتے ہیں اور ان کو خدا کے فضلوں کا پانی بھی دیتے ہیں۔ صرف عام پانی نہیں دیتے۔ ان معنوں میں پھر ساری زراعت بھی ذکر الٰہی سے معمور ہو جاتی ہے۔

حضرت (امام جماعت الثانی) کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے پہلے بھی غالباً بیان کر چکا ہوں۔ ایک دفعہ سندھ میں آپ دورے کے لئے گئے تو بعض بہت اچھے اچھے مینیجر تھے اور ایسے تجربہ کار' تعلیم یافتہ جن کی فصلیں نمایاں طور پر ان کے علم اور تجربے کی مناسبت سے زیادہ اچھی ہونی چاہئے تھیں مگر ان کے مقابل پر ہمارے مولوی قدرت اللہ صاحب بھی محمود آباد میں مینیجر تھے۔ ان کی فصلیں دیکھیں تو لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب اور جو دوسری فصلیں تھیں ارد گرد زمینداروں کی نہ وہ مقابلہ کر رہی تھیں نہ دوسرے مینیجروں کے نیچے پلنے والی فصلیں۔ تو حضرت (امام جماعت الثانی) نے تعجب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے کیا ترکیب کی ہے آپ تو مولوی کہلاتے ہیں آپ کو تو کوئی اتنا بڑا زراعت کا تجربہ بھی نہیں' آپ کی اچھی ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کی آپ سے کم تر ہیں۔ انہوں نے کہا صرف ایک بات ہے کہ میں نے ہر کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں ایک ایک کھیت پہ دعائیں کی ہیں اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا۔ اس کو کہتے ہیں ذکر الٰہی۔ وہ تجارت میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ کھیتی باڑی میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں اور مولوی منشی عبداللہ صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت (امام جماعت الثانی) بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کے سنا دو میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے تھے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے میں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ اور حضرت (بانی سلسلہ) کی کوئی تازہ تحریر یا "الحکم" کی کوئی عبارت وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں۔ ہر سال سو بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تادم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وہ وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

آج کل دوست مجھے لکھ رہے ہیں کیونکہ بہت سی جماعتوں میں دعوت الی اللہ کا ایسا رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ کثرت سے لوگوں نے وعدے کئے ہیں کہ ہم اتنے احمدی ضرور بنائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر سابق سالوں میں اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائی نتیجہ یہ نکلا کہ اب انہوں نے اور بھی بڑھا چڑھا کر وعدے کر لئے ہیں کہ جی اللہ پہ توکل ہے اور اس توکل کی ایک بناء ہے۔ پہلے جب انہوں نے وعدے کئے تھے تو ان وعدوں کے مطابق محنت کی تھی اور محنت سے آگے جو بات پڑی ہوئی تھی جو ان کی محنت کی حد سے باہر تھی وہ خدا نے ان کو پہنچا دی۔ اپنے فضل سے عطا کر دی۔ تو ان کا حق ہے کہ بڑھ چڑھ کر وعدے کریں ۔ جو طاقت ہے وہ محنت کر رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ باقی دعا سے کمی پوری ہو گی اور بعض لوگ ہیں جو دعا کے لئے لکھ رہے ہیں لیکن ساتھ محنت کوئی نہیں۔ تو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر خدا ایک زمیندار کی کھیتی میں دعاؤں کی برکت سے عام دنیا کے قانون سے ہٹ کر غیر معمولی برکت دے سکتا ہے' اگر ایک تاجر کی تجارت میں اس کی دعا اور ذکر الٰہی کی برکت سے غیر معمولی برکت ڈال سکتا ہے تو وہ اپنے کام میں کیوں برکت نہیں ڈالے گا۔ یہ زراع تو وہ ہیں جو اس کی کھیتی لگا رہے ہیں اس کے بیج بو رہے ہیں پس ذکر الٰہی کے ساتھ یہ بیج بوؤ۔ اور محنت کرو اور پھر دعائیں کرو تو ہرگز بعید نہیں کہ جن باتوں کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے جن اعداد و شمار کو پورا کرنے کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سے بڑھ کر تمہیں عطا کر دے اور گزشتہ سالوں میں بہت سے ایسے ملک ہیں جہاں اخلاص کے ساتھ یہ وعدے کئے گئے اور محنت کی گئی اور ان سب کی توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پس ذکر الٰہی کا اس مضمون سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ذکر الٰہی صرف ایک غرض کی خاطر موقعہ پر نہیں کیا جاتا بلکہ ذکر الٰہی ہر موقع میں خود داخل ہو جاتا ہے اگر اس کے فرق کو آپ نے سمجھا تو آپ غلط رستے پر چل پڑیں گے۔ اس لئے ذکر الٰہی نہیں کرنا کہ کھیت بڑھیں بلکہ اصل بات مولوی صاحب کی یہ تھی کہ ان کو عادت تھی نفل پڑھنے کی اور وہ رہ نہیں سکتے تھے نفل کے بغیر۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کچھ سفر کر کے دیکھے ہیں بے حد دعا گو اور نفل پڑھنے والے بزرگ تھے تو کھیتوں میں جاتے تھے کھیت دیکھے' ساتھ کہا چلو اچھا ہے وقت ملا ہے تھوڑا سا' دو نفل ہی پڑھ لیں تو ان معنوں میں جب نفل پڑھتے تھے تو کھیتی پر بھی رحم آ جاتا تھا اس کے لئے بھی دعائیں مانگ لیتے تھے تو یہ نہیں تاکہ تجارت کی خاطر خدا کو یاد کیا گیا ہے جس کا رسول کریم ﷺ نے ذکر فرمایا ہے ایسا شخص مراد نہیں ہے۔ فرمایا ہے۔ ذکر الٰہی ایسا اس پر غالب ہے کہ جب توجہات کو بازار اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس وقت بھی ذکر الٰہی اس پر قبضہ کئے رہتا ہے اور بار بار چھین کر بازار سے ان توجہات کو اپنی طرف کر لیتا ہے۔ ایسا شخص جب ذکر الٰہی کرتا ہے پھر تجارت کے لئے بھی دعا دل سے نکل ہی جاتی ہے اور اگر نہ بھی نکلے تو ایسے شخص کی دعا بعض دفعہ اس کی ضرورت ہی بن جاتی ہے اور بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والا ہو اس کی ضرورت خود دعا بن جاتی ہے۔ وہ لفظوں میں اس کو ڈھالے یا نہ ڈھالے۔

پس ایسے ذکر الٰہی کے عادی بن جائیں کہ آپ کی ضرورتیں آپ کی دعا بن جائیں۔ آپ کے بازار زندہ ہو جائیں آپ کے کھیتوں میں نئی زندگی دکھائی دینے لگے جو آسمان سے اترتی ہے اور ہر احمدی کے ہر کام میں برکت پڑے اور یہ ذکر الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پھر حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔

"جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں"

میرے ذہن میں یہ عبارت اس وقت نہیں تھی جب میں نے یہ بات کی ہے کیونکہ یہ ابھی پڑھنے ہی لگا تھا۔ یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک طبعی نتیجہ ہے جس طرح اس پر غور کرتے ہوئے میرے دل سے خود بخود یہ مضمون پھوٹا ہے اس کے سوا کوئی مضمون بنتا ہی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ) اس کے بعد فرماتے ہیں جو شخص بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں ہے۔

"اس کی ایک کیفیت اس طرح پر سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے۔ کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔"

اور مردوں سے بڑھ کر زیادہ تر عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ پھر جہاں بھی ہوں گے جس حال میں ہوں خوشیوں کا موقع ہو یا اور کسی کام میں مصروفیت۔ اگر گھر میں بیمار بچہ چھوڑا ہوا ہے تو بیمار بچہ ہی دماغ پر غالب رہے گا۔

"اسی طرح پر لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے"

بہت پیاری بات ہے فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ کیونکہ وہ ہنستا بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ہے

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

آپ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کریں گے تو آپ کے ساتھ بھی ہمدردی کی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

محترم قیس مینائی نجیب آبادی

مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب قیس مینائی نجیب آبادی مورخہ 30 جون 1991ء کو جرمنی میں وفات پا گئے ان کے مختصر حالات المصلح کے اپریل 1991ء کے شمارہ میں درج کئے گئے۔ اب ان کے مفصل حالات اور ان کا نمونہ کلام قارئین کی دلچسپی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

محمد یعقوب نام، قیس تخلص، نسبت بہ مینا علیہ الرحمتہ، منسوب بہ امیر مینائی لکھنوی سن ولادت غالباً 1905ء یا 1906ء آپ کا اصل وطن نجیب آباد ضلع بجنور (یوپی انڈیا) ہے۔ آپ نے ادیب فاضل اور اجمل طبیہ کالج امرتسر سے طبیب فاضل کی سندات حاصل کی تھیں۔ علاوہ ازیں علم فلکیات، منطق، فلسفہ اور عربی وفارسی کی تعلیم بھی آپ نے مختلف اساتذہ سے حاصل کی تھی۔ انگریزی زبان پر بھی آپ کو دسترس حاصل تھی۔ آپ کچھ عرصہ تک اجمل طبیہ کالج میں پروفیسر بھی رہے۔ آپ نے کلکتہ ہومیو امریکن کالج سے ایل۔ایچ۔ایم۔ایس بھی کیا۔ اور آپ ایک ماہر ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے۔

ماہنامہ "الانسان" کراچی کے مدیر اعلیٰ جناب کوثر القادری (علیگ) نے اپنے موقر جریدے کے شمارہ نمبر 7 میں جناب قیس مینائی کی وفات کی خبر ان الفاظ میں شائع کی۔

"جناب قیس مینائی نجیب آبادی ایک بلند پایہ شاعر اور توحید پرست انسان تھے۔ آپ ہومیو پیتھک کے اچھے ڈاکٹروں میں سے تھے۔ گزشتہ سال آپ اپنا خود کا علاج کرانے جرمنی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن اپنی ضعیف العمری کی بیماریوں کے لاعلاج ہونے پر وہیں انتقال کر گئے۔ ان کی وصیت کے مطابق ان کی میت پاکستان لا کر تجہیز و تکفین کی گئی قیس مینائی کا کلام نظم و نثر دونوں ہی شکل میں "الانسان" میں اکثر شائع ہوتا رہا ہے۔ آپ گزشتہ دو تین سال سے جب وہ لکھنے سے مجبور ہو گئے تھے تو "الانسان" کے لئے کچھ تازہ تحریر شائع کرنے کے لئے نہ بھیج سکے۔ ان کی ایک طویل نظم (کلام الٰہی) پر ہمارے پاس محفوظ ہے۔ آئندہ کسی اشاعت میں قارئین کو پیش کی جا سکے گی۔ ہمارے بڑے مہربان و خلیق بزرگ تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین"

جناب قیس مینائی ان خوش نصیب پاکستانیوں میں سے ایک تھے۔ جنہیں قومی وملی خدمات کے میدان میں انمول مواقع میسر آئے جن سے انہوں نے کماحقہ فائدہ اٹھایا اور ایک فعال و قابل رشک زندگی بسر کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اپنی پچاسی سالہ زندگی میں وہ کسی نہ کسی رنگ میں آخر وقت تک خدمت ملک و قوم کا فریضہ انجام دیتے رہے اور بھرپور زندگی گزاری۔ آپ کی ان خدمات پر بہت کچھ تحریر کیا جا سکتا ہے اور ان کے مداحوں میں سے جنہیں خدا توفیق دے گا وہ اس فریضہ کو انجام دینے کی کوشش ضرور کریں گے لیکن فی الوقت میں محض برائے ایصال ثواب اور یاد رفتگان کا فریضہ ادا کرنے کی خاطر قیس مینائی صاحب کے بارے میں اختصاراً کچھ عرض کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سیاسی سرگرمیاں 1918ء میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کے خلاف تحریک عدم تعاون کی مشہور تحریک میں رضاکاران خلافت کمیٹی کے آپ کیپٹن مقرر ہوئے۔ بعد ازاں 1920ء میں کانگرس کی سالانہ کانفرنس منعقدہ ڈیرہ دون (یوپی انڈیا) میں جبکہ کانگریس خلافت اور مسلم لیگ اور سکھوں کے اکالی دل کے رضا کاروں کی مشترکہ تنظیم عمل میں آئی تو قومی فوج کے پہلے کمانڈر ان چیف مقرر کئے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال سے کسی طرح زیادہ نہ تھی۔ اس اجلاس کے بعد آل انڈیا والنٹیئرز کانفرنس کا یک روزہ اجلاس منعقد ہوا جس کی پہلی نشست میں شری متی ستی وتی دیوی (مشہور ہندو لیڈر) نے صدارت کے فرائض انجام دیئے اور شام کے وقت دوسری نشست میں آپ نے جنرل یعقوب کی حیثیت سے فریضہ صدارت انجام دیا۔ اس دوسری نشست میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، پنڈت موتی لال نہرو، پنڈت جواہر لال نہرو، شری سوامی شنکر اچاریہ، ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور آصف علی بیرسٹر وغیرہ شریک اجلاس تھے۔ ان تمام نامور لیڈروں نے جناب قیس مینائی کی صدارت میں تقریریں کیں۔ اس کمسن صدر کے لئے مولانا محمد علی جوہر نے ایک قطعہ پڑھا تھا جس کا ایک مصرع یہ تھا

یہ قیس بھی ہیں اور لیلیٰ بھی، جرنیل بھی ہیں اور شاعر بھی

اس اجلاس میں قیس صاحب نے بھی ایک نظم پڑھی جس کا عنوان یہ تھا۔

آہ سر سے اڑ گیا اپنے ہمائے اتحاد

آل انڈیا والنٹیرز کے صبح کے اجلاس میں سیکرٹری شپ کے فرائض بھی قیس صاحب نے انجام دیئے اور ایک نظم پڑھی جو بہت مقبول ہوئی ۔

ہو کے رہیں گے ہم آزاد

1920ء سے 1922ء تک آپ اس تنظیم کے قائد جرنیل رہے 1923ء میں والنٹیر کا سالانہ انتخاب ہوا۔ نوابزادہ لیاقت علی خان کا نام بھی قومی قیادت کے لئے پیش ہوا۔ نوابزادہ صاحب اسی سال بیرسٹری پاس کر کے یورپ سے واپس آئے تھے۔ ان کے علاوہ بعض اور مشہور قومی کارکنوں مثلاً ٹھاکر سنجیت سنگھ ایم اے گڑھوال، کرنل نور محمد خان بیرسٹر اور شیخ محمد ایوب سہارنپوری کے نام بھی اس تنظیم کی قیادت کے لئے پیش ہوئے۔ لیکن اس سال بھی کثرت آرا کے ساتھ یہ فرائض قیادت قیس صاحب ہی کے سپرد ہوئے۔ 1923ء میں کانگرس اور اکالی دل کی طرف سے اس تنظیم کی مخالفت کے نتیجہ میں اسے توڑ دیا گیا۔

1924ء میں قیس صاحب ہومیو پیتھک کی تعلیم کے سلسلہ میں کلکتہ چلے گئے جہاں تعلیم کے حصول کے دوش بدوش آپ نے ایک ادبی رسالہ "شاعر" کے نام سے جاری کیا جو بعد میں آپ نے علامہ سیماب اکبر آبادی کے حوالہ کر دیا اور انہوں نے اس کا دفتر آگرہ میں کھولا۔

1925 میں آپ مشہور زمانہ "انقلاب زمانہ" کلکتہ میں اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے اور پھر روزنامہ "نئی دنیا" میں خدمات انجام دیں۔ 1925ء کے اواخر میں اپنا ایک روزنامہ صحیفہ جاری کیا "شاعر" اور صحیفہ 1946ء تک کامیابی کے ساتھ چلتے رہے۔ 1926ء ہی کا واقعہ ہے کہ ایک فی البدیہہ مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ اس مشاعرہ میں قیس صاحب کو بلیغ العصر کا خطاب ملا۔ بعد ازاں خرابی صحت کی بنا پر کلکتہ چھوڑ کر آپ اپنے آبائی وطن نجیب آباد آ گئے اور وہیں محکمہ تعلیم سے منسلک ہو گئے۔

قیس صاحب کو حکیم سید نیر علی اور مسیح الملک اجمل خاں صاحب کا فیض صحبت بھی حاصل رہا۔ آپ نے مندرجہ ذیل اہم تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں۔

1 فلسفہ الٰہیات (منظوم)
2 فلکیات اسٹرانامی پر نثر میں تحریر کی گئی ہے
3 علم العروض علم عروض پر ایک جامع کتاب
4 خزینتہ القوافی علم قوافی پر ایک مفید کتاب

علاوہ ازیں آپ نے اپنی عمر کے آخر میں چند منظوم کتابچے بھی شائع کئے

آپ نے اپنا دیوان مرتب کر لیا تھا۔ ایک روز دیوان کا مسودہ ایک پلاسٹک کے تھیلے میں ڈال کر کاتب کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں کسی ظالم نے رقم کے لالچ میں وہ تھیلا آپ سے چھین لیا اور فرار ہو کر بھیڑ میں گم اس سانحہ میں دو چار ہونے کے بعد آپ نے آئندہ دیوان کو طبع کرانے کا خیال ہی ترک کر دیا۔ اگر ان کے سعادت مند صاحبزادے ادھر توجہ کریں تو یہ ادبی نوادرات منظر عام پر آ سکتے ہیں۔

قیس صاحب فطرتاً شاعر واقع ہوئے تھے۔ علمی پس منظر، ادبی ماحول، ذاتی تجربات و مشاہدات اور سیاسی سرگرمیوں نے انہیں اس آتش سیال کو دو آتشہ بلکہ سہ آتشہ بنا دیا تھا۔ آپ کی شاعری جاندار، پروقار اور دعوت فکر و عمل کی حامل ہے۔ عربی وفارسی تراکیب کو بر محل استعمال کرنے میں آپ کو حیرت انگیز قدرت حاصل تھی اور یہی وجہ ہے کہ باوجود وزنی اور بھاری بھرکم الفاظ کی بہتات کے آپ کے کلام کی سلاست و لطافت اور روانی میں کوئی فرق نہیں آتا اور یہی ایک کامل الفن شاعر کا کمال ہے۔ آپ کی شاعری صرف لفظوں کا گورکھ دھندہ نہیں بلکہ افادی و پاکیزہ شاعری کا اعلیٰ نمونہ ہے اور جو کچھ نوک قلم پر آتا ہے وہ آپ کے قلب صافی کا آئینہ دار ہے۔ آپ کا کلام برصغیر پاک و ہند کے روزناموں، ماہناموں اور موقر جریدوں کی زینت بنتا رہا ہے اور یہ سلسلہ ان کے بستر علالت سے بھی جاری رہا۔ آپ ایک پرگو، زودگو، قادر الکلام اور مصلح شاعر تھے۔ فن عروض پر آپ کو پورا عبور حاصل تھا۔ جس کا ثبوت آپ کی علم عروض پر دو کتابیں ہیں۔ جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ صنائع و بدائع لفظی و معنوی پر آپ کو کامل عبور حاصل تھا۔

بعض شاعر محض خوش الحانی کے بل بوتے پر مشاعروں میں مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں نسبتاً اچھا کہنے والے تحت اللفظ پڑھنے کی وجہ سے اتنے مقبول نہیں ہو پاتے۔ اس کیفیت کو قیس صاحب شاعرانہ انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

میکدے کو سبو نے لوٹ لیا
بحر کو آبجو نے لوٹ لیا
قیس مینائی کا مقام بلند
شاعر خوش گلو نے لوٹ لیا

قیس صاحب کے کلام کا انتخاب کرنے کی جب نوبت آئی اور اس نازک اور اہم فریضہ کو ادا کرنے کے سلسلہ میں جب ان کے کلام بلاغت نظام کا بغور مطالعہ کیا تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئی کہ یہ کام اتنا آسان نہیں کہ کسی ایک نشست میں اس کو ادا کیا جا سکتا۔ کیونکہ کسی ہفت روزہ یا ماہنامے کے صفحات اتنی وسعت کے حامل نہیں ہوتے کہ کسی ایک شاعر کے چیدہ کلام ہی کو اپنے دامن میں سمیٹ سکیں لیکن اس لئے اس مشہور شعر کو نقل کر کے میں اس سلسلہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کئے دیتا ہوں۔

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

نمونہ کلام

رباعی

ہے حُسن کلام پر مدار نغمہ
آ دیکھ کمالِ انتشارِ نغمہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

ماحولیات کو آلودہ کرنے والی ہر چیز کے خلاف آج کل جہاد کے رنگ میں کوشش کی جارہی ہے اور ماحولیات کی آلودگی کو بھی نئے نئے رنگ سے دیکھا جارہا ہے۔ کوڑا کرکٹ تو گندگی ہے ہی۔ شور کو بھی آلودگی کہا جاتا ہے۔ دھواں بھی آلودگی ہے۔ درختوں کا کاٹ دینا بھی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ اور اسی طرح بہت سی اور چیزیں۔ ان سب باتوں کے خلاف جہاد ہوگا۔ اور کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ہر وہ چیز جو آلودگی پیدا کرتی ہے اس کو ختم کیا جائے۔ آج کل امریکہ اور برطانیہ میں ہائیڈروجن پر تفتیش ہو رہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ہائیڈروجن کی کئی قسمیں ہیں۔ گیس کی صورت میں ہو تو کمرے گرم کئے جا سکتے ہیں اور شائد ٹھنڈے بھی۔ سیال صورت میں ہو تو جہازوں اور راکٹوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اور ٹھوس صورت میں ہو تو گاڑیوں اور کاروں کا ایندھن بن سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ گندگی کو روکنے کا باعث ہو گا۔ ہائیدروجن کے استعمال سے کسی قسم کی گندگی سامنے نہیں آئے گی۔ تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے کہ شکر میں عام طور پر (گلوکوز) میں ایک جرثومہ موجود ہے جس سے ہائیڈروجن حاصل کی جاسکتی ہے۔ زرعی پیداوار کے فضلے میں گلوکوز کی بھاری مقدار ہوتی ہے اور اس بھاری مقدار میں سے ہائیڈروجن کو تیار کرنے کا عمل اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ گہرے سمندروں کی گہری تہہ میں جہاں آتش فشاں کے باعث پانی شدید گرم ہوتا ہے ایک بکٹیریا یا جرثومہ پایا گیا ہے جس میں ایک کیمیاوی خمیر ہوتا ہے۔ یہ کیمیاوی خمیر گلوکوز کو تقسیم کرتا ہے اور اس سے ہائڈروجن بناتا ہے۔ یہ انزائم (Enzyme) جو گرم اور قدرتی ماحول میں پایا جاتا ہے صنعتوں کے ماحول کے لئے خاصا مفید قرار دیا گیا ہے۔ صنعتوں میں اس کو ہائیڈروجن بنانے میں استعمال کیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ ابھی بات تو تجربے کے ہی عمل میں ہے لیکن عنقریب اس کو تجارتی صورت میں بھی پیش کیا جاسکے گا۔ اور اس بات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اس عمل سے اتنی بڑی تعداد میں ہائیڈروجن حاصل ہو جائے گی کہ اسے مستقبل کے لئے ایک خوش آئند بات تصور کیا جا سکتا ہے۔ گویا کہ نہ صرف ہائیڈروجن مختلف طریقوں پر استعمال کی جاسکے گی بلکہ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ ماحولیات میں آلودگی نہیں پیدا ہوگی اور آلودگی کو روکنا جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے انتہائی اہم ہے اور اس کے لئے مختلف تنظیمیں جہاد کی طرح عمل کررہی ہیں۔ آپ نے سنا ہو گا کہ مختلف تنظیموں نے اور دفاتر نے اپنے اپنے ہاں ہزاروں لاکھوں درخت لگانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ دھوئیں کی گاڑیوں کے چالان بھی ہو رہے ہیں اور سزائیں بھی مل رہی ہیں۔ شور کو کم کرنے کے لئے بڑی بڑی ملوں اور فیکٹریوں کو آبادیوں سے دور لے جایا جارہا ہے۔ اور اسی طرح ان ملوں اور فیکٹریوں کو آبادیوں سے دور لے جانے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ ان میں سے جو کیمیکل نکلتے ہیں اور پانی کے رستے پھیلتے بھی ہیں اور دوسرے پانی میں ضم بھی ہو جاتے ہیں۔ ان سے بچا جائے۔

بہرحال ہائیڈروجن پر جو تجربے ہو رہے ہیں وہ امید ہے کہ بہت کار آمد ثابت ہوں گے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے۔ اپنے اپنے میدان میں لوگ شب و روز تجربات میں مصروف ہیں۔ یہ اللہ کی دین ہے کہ وہ ذہنوں کو اس بات کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ انہیں ایسی مہارت مہیا فرما دیتا ہے جس سے ان کی تحقیقات انجام کار دنیا کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوگی۔

حضرت سردار عبد الرحمان صاحب بی اے سابق مہر سنگھ

میرے اصلی گھر میں زور شور سے رونا پیٹنا جاری تھا جیسے ہندوؤں اور سکھوں میں کسی عزیز کے مرنے پر عام طور سے ہوا کرتا ہے۔ انہوں نے خیال کیا تھا کہ یا تو اس عاجز کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے یا کسی ندی نالے میں ڈوب کر مر گیا ہے۔ میری مادر مہربان کی حالت ناگفتہ بہ تھی' وہ بیچاری دیوانہ وار کلاس فیلوں کے گھروں میں پھرتی تھی اور میرے ہم مکتب لڑکوں کو طمع دیتی تھی تاکہ کسی سے میرا پتہ لگے۔ لیکن کسی کو میری جائے رہائش سے مطلق اطلاع نہ تھی۔ مگر وہ بیچاری مامتا کی ماری ہر روز مدرسہ میں جاتی اور زار زار روتی اور جہاں میں بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا وہ غم کی ماری اس جگہ کو اپنے لخت جگر سے خالی دیکھ کر آہیں بھر کر اور کلیجہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر رہ جاتی تھی اور قریب تھی کہ صدمات ہموم و غم سے دماغ میں فتور آجاوے کہ میرا خط جا پہنچا جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ آپ کسی طرح کا فکر اور اندیشہ نہ کریں میں خیریت سے ہوں مگر (دین حق کا پیرو) ہو گیا ہوں اس خط خیریت کے پہنچنے سے والدہ صاحبہ کی جان میں جان آگئی اور سال بھر کا دکھ درد جو رونے پیٹنے سے ان کو پہنچا تھا وہ سب خواب و خیال ہو گیا اور بڑی خوشی و شادمانی منائی گئی اور تمام رشتہ داروں کو جو دور و نزدیک رہتے تھے کہلا بھیجا کہ مردہ پھر زندہ ہو گیا ہے اور اتنی خوشی و خرمی حاصل ہوئی کہ میرے (دین حق کے پیرو) ہونے کے صدمے کو بالکل محسوس نہ کیا بلکہ سارا کنبہ جو تعداد میں انیس مرد اور عورتیں تھیں سب کے سب خوش ہو گئے۔ مگر تیسرے چوتھے روز کے بعد یاد آیا کہ خط کو پھر دوبارہ پڑھ کر معلوم کرو کہ یہ عاجز کہاں بود و باش رکھتا ہے۔ لیکن اس عاجز نے ارادتاً اپنا پورا پتہ تحریر نہ کیا تھا کیونکہ اس میں مصلحت یہی تھی کہ کسی موزوں موقعہ پر ملاقات کے لئے ان کو اتار چڑھاؤ دے کر راضی کریں تاکہ وہ جبر اور اکراہ سے اس عاجز کو تنگ نہ کریں آخر کار سال کے بعد جناب مکرم مولوی خدا بخش صاحب کی معرفت ایک عہد نامہ ہوا جس کی رو سے یہ قرار پایا کہ اگر والدین کسی طرح اس عاجز کو کفر کی طرف واپس کرنے کے لئے مجبور نہ کریں گے اور جہاں چاہے اس کو رہنے کی اجازت دیں گے۔ اور جس مذہب میں رہنا پسند کرے اس کے رہنے کی مخالفت نہ کریں گے تو یہ عاجز گھر والوں کی ملاقات کے لئے آسکتا ہے ورنہ تمام عمر کسی رشتہ دار کو منہ دکھانے کا روادار نہ ہو گا۔

پہلی ملاقات جب یہ بات پختہ ہو چکی تو میں گھر آیا ابھی یہ عاجز گھر سے ڈیڑھ میل پر ہی تھا کہ جناب والدہ صاحبہ بوجہ کمال شفقت مادری کے وہیں مجھے ملنے کے لئے تشریف لائیں اور گلے لگا کر اس قدر روئیں کہ آنسوؤں سے ان کا کرتہ تر ہو گیا اور میری آنکھوں سے بھی آنسو نکل پڑے اور میں نے کہا کہ اب تم کیوں روتی ہو۔ جس کی تم خواہش کرتی تھی وہ آخر حاصل ہو گئی' اب رونے سے کیا فائدہ؟ مگر اس بات کا ان پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ آخر میں گھر پر گیا اور بھائی اور بہنیں رو رو کر ملیں۔ یہ ایسا دردناک نظارہ تھا کہ اس کو یاد کر کے اب بھی دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے اور چشم پر آب ہو جاتی ہیں۔ اس ملاقات میں کوئی بحث اور مباحثہ پیش نہیں آیا صرف نرمی اور نیک اخلاقی کے ساتھ دوسروں کی معرفت مجھے کفر کی ترغیب دی گئی۔ آخر کار تیسرے روز میں گھر سے رخصت ہوا۔ لیکن ماں کی عجیب محبت ہوتی ہے اور حیرت آتی ہے کہ والدہ صاحبہ مجھے رخصت کرتے کرتے پانچ کوس تک برابر ساتھ چلی آئیں اور نہ چاہتی تھیں کہ رخصت ہوں۔ آخر دل سے آہ کھینچ کر مجھ سے رخصت ہوئیں"۔

صاحبان یہ وہ باتیں جنہوں نے مجھے گھر سے بے گھر کر دیا اور گھر سے بجبر گھسیٹ کر سفر پر حذر میں رلایا۔ اور اپنی پیاری والدہ کی چھاتی سے توڑ کر بیگانوں کے دراوزوں پر دربدر کیا' اور بجائے پدرانہ نازو نعمت اور مادری شفقت کے بیگانوں کے جورو ستم کا تختہ مشق بنایا اور بے چاری عمر رسیدہ ضعیفہ والدہ ماجدہ کے آخری عمر کے گھنٹوں اور آرام طلب دموں کو دردانگیز آہوں اور فراق سے تلخ کیا اور اس کے سینہ بریاں اور چشم گریاں سے نہایت بے باکی کے ساتھ خون کے آنسو بہائے۔

یاد رفتگان

فوزیہ انور خان

مکرم محمد انور خان صاحب

ہمارے پیارے والد صاحب محترم محمد انور خان 22- مئی 1996ء کو قضائے الہٰی سے وفات پا گئے۔ آپ 19- جولائی 1935ء کو پیدا ہوئے۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب (وفات یافتہ) کے بڑے بیٹے تھے۔

ہمارے والد صاحب کا پیشہ انجینئرنگ تھا۔ انہوں نے امریکہ سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ایک پرائیویٹ فرم میں الیکٹرو میڈیکل مینجر کے عہدہ پر فائزہ تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ ہمارے خاندان میں احمدیت ہمارے والد صاحب کے دادا شیخ حضرت عبد الرشید بٹالوی صاحب کے ذریعہ آئی جو کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ ہمارے ابو جان "عبادات" کی پابندی کرتے تھے اور اکثر اوقات گھر میں جماعت بھی کرواتے تھے۔

جب تک ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا رہا ہمارے والد صاحب باقاعدگی سے ہم سب کو لے کر جلسہ میں شرکت کرتے رہے۔ پھر جب لندن میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا تو ابو نے بھی گھر والوں کے ہمراہ اس جلسہ میں شرکت کی۔ اور حضرت صاحب سے ملاقات کی اور پھر جب جلسہ دیکھنے کی سہولت گھر گھر پہنچ گئی تو والد صاحب نے بہت شوق سے ڈش انٹینا لگوایا اور بہت شوق سے احمدیہ ٹی وی سے پروگرام دیکھتے۔

ہمارے پیارے ابو بہت ہی شفیق اور پر مزاح طبیعت کے حامل تھے اور اسی وجہ سے بچوں اور بڑوں میں مقبول تھے۔ آپ نے بہت ہی سادہ اور نفیس طبیعت پائی تھی۔

آپ بہت نرم مزاج واقع ہوئے تھے ہر کسی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے۔ اور اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہوتی تو حسب توفیق جلدی سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ کبھی کسی مسئلہ پر فکر مند نہ ہوتے تھے بلکہ ہر کام کے لئے اللہ پر پوری طرح توکل رکھتے تھے۔ ہم دو بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ آپ چاروں سے بے حد پیار

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

اور اس کے ساتھ بھی اللہ کا پیار اور اس کی محبت وابستہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبدالقادر جیلانی سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتیں اور بڑے بڑے اعجاز آپ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن آپ کو کپڑوں کا اتنا کیا شوق ہے؟ اتنے خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں اتنا اچھا لباس رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر یہ پہن اور یہ پہن۔ میں وہ نہیں پہنتا۔ یہ ہے ضرورت کا دعا بننا اور پھر دعا کا قبول ہو جانا۔ ہر ایک کو کیوں نہیں خدا ایسے کہتا۔ حضرت عبدالقادرؒ سے برتر بزرگ انبیاء تھے ان کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے دل میں ایک نفاست بھی تھی اور کپڑے اچھے لگتے تھے اور خدا کی خاطر سب کچھ بھلا دیا تھا۔ پس جس نے خدا کی خاطر اپنی ایک گہری تمنا کو بھلا دیا اللہ نے اس تمنا کو نہیں بھلایا۔ اور وہ خود فرماتا تھا کہ اے عبدالقادر یہ کپڑا پہن یہ تجھے اچھا لگے گا۔ اور یہ دنیا کے عام تعلقات میں بھی بات دیکھی گئی ہے۔ بعض بیبیاں خاوندوں سے مطالبے نہیں کرتیں تو وہ ماں باپ اگر توفیق رکھتے ہیں اور ذہین ہوں تو خود دیکھ کر کہتے ہیں اگر ماں، ہے تو بیٹی کو کہے گی بیٹی یہ کپڑا تم پر اچھا لگے گا یہ ضرور لے لو۔ بعض بیاہ شادی کے بعد غریب گھروں میں چلی جاتی ہیں یا ان کے خاوند بعد میں غریب رہ جاتے ہیں تو ان کی مائیں بھی اس بہانے سے کہ ان کی غیرت کو ٹھیس نہ لگے کوئی چیز پسند کر کے ان کو دیتی ہیں۔ یہ سارے محبت کے رشتے ہیں اور ذکر الٰہی کی جان محبت ہے اگر محبت نہ ہو تو منہ کے ذکر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ صرفت تسبیح پھیرنے والی بات ہے۔ تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگ خدا یاد کرتے ہیں وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی محبت کے بغیر انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ فرمودہ 25۔مارچ 1994ء)

بقیہ صفحہ 4

ہے سطح ہوا پہ ارتعاش امواج
رقصاں ہے فضا میں آبشار نغمہ

قطعہ

سورج نکلا چھپ گئی رات

سچ نے دی ہے جھوٹ کو مات
حق ہے حق کا ہر ایک کام
جھوٹ ہے ہر ایک جھوٹی بات
بزم عرفان میں اے جلوہ تنویر چمک
بادہ عشق جھلک' لطف مزامیر چمک
مقتل حسن میں اے شوخی گلناز چمک
گردن عشق پہ اے جوہر شمشیر چمک
برق کی طرح مرے نالہ شبگیر تڑپ
پھر شب تار میں اے شعلہ تنویر چمک
پایہ عرش ہلانے مری فریاد پہنچ
اے مری درد بھری چیخ کی تاثیر چمک
شہر تہذیب و تمدن کی پلٹ دے کایا
بزم تخریب پہ اے شاعر تعمیر چمک

قیس صاحب احمدیت کے پرانے خادم تھے۔ آپ کا اکثر کلام سلسلہ کے آرگن روزنامہ "الفضل" اور سلسلہ کے دیگر جرائد و رسائل کی زینت بنتا رہا ہے۔

آپ مارچ 1929ء میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے لیکن اولاً غیر مبائعین کے گروہ میں شامل ہوئے۔ لیکن بعد ازاں بہت جلد بعض خوابوں کے نتیجہ میں آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کی بیعت کر لی اور جماعت مبائعین میں شامل ہو گئے آپ ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے اور اپنی شبانہ روز اور ان تھک کوششوں کے نتیجہ میں کامیاب اور کامران رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی کو بار آور کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر خوابوں سے نوازا۔ آپ نے احمدی نوجوانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے آپ کو اپنے انعامات سے نوازے اور آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

(پندرہ روزہ "المصلح" کراچی
16 تا 31 جولائی 1996ء)

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ❖ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

اٹلانٹا اولمپکس کے ہاکی مقابلوں میں ہالینڈ نے جنوبی کوریا کو ایک کے مقابلے میں تین گول سے ہرادیا جس کے بعد اس نے سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا ہے۔ دوسری ٹیم آسٹریلیا بھی سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرگئی ہے جس نے ملائشیا کو 1-5 سے ہرایا ہے گروپ "اے" میں سپین کی ٹیم پہلے ہی کوالیفائی کرگئی ہے۔ جبکہ جرمنی نے بھی سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا ہے۔

اٹلانٹا اولمپکس میں پاکستان کی ہاکی ٹیم نے اپنے پول کے آخری میچ میں ارجنٹائن کو دو کے مقابلے میں چھ گول سے ہرادیا۔

اٹلانٹا اولمپکس کے باکسنگ کے مقابلوں میں پاکستان کے چوتھے اور آخری کھلاڑی سفارش خان بھی دوسرے مرحلے میں نائیجیریا کے ڈنکن دوکیواری سے شکست کے بعد مقابلے سے باہر ہو گئے۔

امریکہ نے 1984ء کے لاس اینجلس اولمپکس کے بعد پہلی مرتبہ تمام سوئمنگ ریلیز جیت لی ہیں۔ امریکی مردوں کی ٹیم نے 400 میٹر میڈلے میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ انہوں نے یہ فاصلہ تین منٹ 34ء84 سیکنڈ میں طے کرکے نیا ریکارڈ قائم کیا۔ روس کی ٹیم دوسرے اور آسٹریلیا کی ٹیم تیسرے نمبر پر رہی۔ اس سے قبل مردوں کی 800 میٹر اور 400 میٹر فری سٹائل بھی امریکی ٹیم نے جیتی۔ جبکہ عورتوں کی ٹیم نے 400 میٹر فری سٹائل اور 400 میٹر میڈلے میں کامیابی حاصل کی اولمپک گیمز میں شروع ہونے والے نئے مقابلے 800 میٹر فری سٹائل میں پہلا طلائی تمغہ بھی امریکی کھلاڑی نے جیتا۔ امریکہ کے بریڈ برج وائر نے 200 میٹر بیک سٹروک میں گولڈ میڈل حاصل کیا امریکہ ہی کے ٹرپ شونیک نے سلور اور اٹلی کے عمانویل میرلیسی نے کانسی کا تمغہ جیتا۔ ویٹ لیفٹنگ کے مقابلوں میں یونان کے پائروز ڈی ماز نے 83 کلوگرام کلاس میں طلائی تمغہ حاصل کیا انہوں نے 392ء5 کلووزن اٹھا کر ویٹ لیفٹنگ میں نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ اولمپکس میں گزشتہ روز اتھلیٹکس کے مقابلے شروع ہو گئے۔ اتھلیٹک مقابلوں میں تقریباً تمام اہم کھلاڑیوں نے اگلے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کرلیا۔ عورتوں کی 100 میٹر میں امریکہ کی گیل ڈیوس کوئین دورنس اور جمیکا کی مارلین اوٹے سیمی فائنل میں پہنچ گئی ہیں۔ کیوبا کے ورلڈ ریکارڈ ہولڈر زیویہ سوکرمیدو نے انجرس کے باوجود ہائی جمپ ایونٹ کے فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا۔ اٹلانٹا اولمپک میں سوئمنگ کے تمام مقابلے اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ ان مقابلوں میں امریکہ نے اپنی کارکردگی برقرار رکھی اور آخری دن امریکہ نے 2 گولڈ میڈل حاصل کئے اسی ایونٹ میں بھارت کی کھلاڑی سگیتارانی 48 ویں پوزیشن پر رہیں۔ ویمن 200 میٹر فری سٹائل میں اس اولمپک میں تین گولڈ میڈل حاصل کرنے والی آئرلینڈ کی مچل سمتھ صرف براؤنز میڈل حاصل کرسکی۔ اس ایونٹ کا گولڈ میڈل آسٹریلیا کی سوزلونیل نے حاصل کیا۔ آسٹریلیا کے ورلڈ چیمپئن کائرن برکن نے 15 سو میٹر فری سٹائل میں گولڈ میڈل حاصل کرکے بارسلونا اولمپک کے اعزاز کو برقرار رکھا۔ سوئمنگ میں طاقتور سمجھی جانے والی چینی ٹیم اس مرتبہ اولمپکس میں صرف ایک گولڈ میڈل حاصل کرسکی ٹینس میں بھارت نے چین کے کھلاڑیوں کو 4-6، 6-4، 6-4 سے ہرا کر مینز ڈبل کے پری کوارٹر فائنل کے لئے انٹری حاصل کرلی۔ بیڈمنٹن میں بھارت کی کھلاڑی پولینڈ کی کھلاڑی سے دوسرے راؤنڈ میں ہار کر مقابلوں سے باہر ہو گئی۔

پاکستانی اولمپک ٹیم میں شامل خاتون اتھلیٹ شبانہ اختر جو لانگ جمپ میں حصہ لے رہیں کا کہنا ہے کہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں اولمپکس مقابلوں میں پاکستان کی جانب سے شرکت کررہی ہوں۔ اس نے وائس آف امریکہ کو ایک انٹرویو میں کہا کہ اولمپک میں میڈل جیتنے کے بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی تاہم اس نے کہا کہ میں اپنا ریکارڈ بہتر کرنے کی کوشش کروں گی۔

پاکستان نے لارڈز ٹیسٹ میں انگلینڈ کے خلاف شاندار کامیابی حاصل کرلی۔ پاکستان نے اس ٹیسٹ میچ میں 164 رنز سے انگلینڈ کو ہرادیا۔ اس میچ میں پاکستان کے مڈل آرڈر بیٹسمین انضمام الحق کی شاندار بیٹنگ کی بدولت پاکستان پہلی اننگز میں 340 رنز بنانے میں کامیاب ہوا۔ جس میں انضمام الحق کا ساتھ سعید انور اور راشد لطیف نے دیا۔ راشد لطیف نے 45 رنز بنائے اور آخری وکٹ کی شراکت میں 50 رنز مکمل کئے۔ انگلینڈ کی ٹیم پاکستان کی شاندار باؤلنگ کا مقابلہ نہ کرسکی انگلینڈ کی طرف سے تھروپ ہی پاکستانی باؤلروں کے سامنے ڈٹے رہے۔ پاکستان کی طرف سے وقار یونس اور عطاء الرحمان نے 4، 4 وکٹ حاصل کئے جبکہ وسیم اکرم شاندار باؤلنگ نہ کرواسکے اور نہ اپنی مخصوص سوئنگ باؤلنگ کروانے میں کامیاب ہوئے ان کے حصے میں ایک وکٹ آئی اور مشتاق نے بھی ایک وکٹ حاصل کی۔

دوسری اننگز میں بھی پاکستان کی طرف سے سعید انور اور انضمام الحق نے ایک بار پھر شاندار بیٹنگ کی اور پاکستان کے کپتان وسیم اکرم نے 408 رنز کا ٹارگٹ دے کر اننگز ڈکلیئر کردی۔

پاکستان کے پانچ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ دوسری اننگز میں انگلینڈ کے سامنے 408 رنز کا بڑا ٹارگٹ تھا جبکہ ان کے اوپنر نائیٹ ایک رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے تاہم ان کے کپتان آتھرٹن اور تجربہ کار بیٹسمین سٹیورٹ نے بہت محتاط انداز سے بیٹنگ کی اور اپنی وکٹ بچانے میں کامیاب رہے آتھرٹن اور سٹیورٹ کے آؤٹ ہونے پر کوئی بھی کھلاڑی مشتاق کی بہترین باؤلنگ کے سامنے نہ ٹک سکا۔ مشتاق کا ساتھ وقار یونس نے تیز رفتار باؤلنگ کے ساتھ دیا اس طرح مشتاق کے حصے میں 5 وکٹ اور وقار یونس نے 4 وکٹ آئے دوسری اننگز میں بھی وسیم اکرم اپنی روایتی خطرناک باؤلنگ نہ کرواسکے اور صرف ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

فرمایا کہ ساری دنیا کے احمدی اس میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ دنیا بھر کے احمدیوں نے اپنے ممالک میں حضرت صاحب کے نعروں کا جواب پورے دخروش سے دیا۔

بعد ازاں حضرت صاحب کا اختتامی خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق رات نو بجے (لندن وقت شام 5 بجے) شروع ہوا اور سوا بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس طرح حضرت صاحب نے سوا تین گھنٹہ تک نہایت رواں دواں خطاب فرمایا۔ اس میں حضرت صاحب نے دنیا بھر کے احمدیوں کو فرمایا کہ خوب سمجھ لیں ہر وہ نصیحت کرنے والا جو خود کو کچھ سمجھتا ہے۔ اس کی نصیحت بے فائدہ اور اکارت جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا عاجزی اور مسکینی اختیار کریں۔ تکبر نہ کریں۔ تکبر کرنے والا بلندی سے گر کر پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ نے بنی نوع انسان کی طرف سفر کرنا ہے۔ اس لئے جہاں نرمی کی ضرورت ہے وہاں نرمی اختیار کریں اور جہاں سختی کی ضرورت ہے صرف وہاں سختی کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ عجز و انکساری کے ساتھ دنیا کو فتح کریں یہ خلق عظیم ہے۔ دعوت الی اللہ کا بڑا لمبا سفر آپ کو درپیش ہے۔ اربوں لوگ ہیں جن کو ابھی احمدیت میں داخل کرنا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق حسنہ کے ہتھیاروں سے مسلح ہوا جائے۔ توحید کو سمجھیں۔ توحید کو سمجھنے کے بعد کوئی جہالت راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ دعوت الی اللہ کا سفر تقویٰ سے طے ہو گا۔ تقویٰ نفس کی سچائی ہے۔ سادہ سے سادہ انسان تقویٰ کی روشنی سے منور ہو سکتا ہے۔ اگر آپ خلوص اور تقویٰ سے یہ کام کریں گے تو آپ کی لاعلمی آپ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ اگر آپ اپنے نفس میں ڈوب جائیں گے تو اعلیٰ ترین مقام تک رسائی پا لیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ سفر مشکل اور دور بے شک ہے مگر اس سفر کو چھوڑنا نہیں۔ ٹھوکریں کھاتے اور زخمی ہوتے ہوئے بھی لگن اور جوش سے اس طرف سے بڑھتے چلے جانا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کرنے والے بھی ٹھوکریں کھاتے اور بعض دفعہ جان سے بھی گزر جاتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ ہر شخص جو چوٹی سر کرتا ہے اس کے اندر عجز کا احساس پیدا ہوتا ہے بلندیوں کا سفر ہمیشہ عاجزی سکھاتا ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے دنیا بھر کے احمدیوں کو سلام پیش فرمایا۔ غانا، ربوہ، کراچی وغیرہ سب دنیا کے احمدیوں کو سلام کہا۔ ایران راہ مولا کو سلام پیش کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا جو احمدی پاکستان کے زندان خانوں میں قید ہیں وہ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کیوں ہمارے لئے روتے ہیں ہم نے تو ان قید خانوں میں ایمان کی زبردست استقامت کی دولت پائی ہے۔ حضرت صاحب نے اسیران راہ مولا اور ان کی نسلوں کو سلام بھیجا۔ اور ان کی قربانیوں کو سلام بھیجا۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یوں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ رقت بھری دعاؤں کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

درخواست دعا

○ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید بٹ صاحب ریڑھ کی ہڈی کے اپریشن کے بعد صاحب فراش ہیں اور درد و تکلیف بہت زیادہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کرتے تھے اور کبھی بھی انہوں نے ہمارے اوپر کسی قسم کی کوئی سختی نہ کی تھی اور نہ کوئی پابندی لگا رکھی تھی ہم نے کبھی بھی ان کا ڈانٹ بھرا لہجہ نہیں سنا تھا۔ ہمارے ابو نے ہر رشتے دار کے ساتھ بڑے پرخلوص طریقے سے نباہ کیا۔

ہمارے والد صاحب نے ایک بھرپور اور اچھی زندگی گزاری اور کبھی بھی کسی قسم کا لالچ و حرص نہ کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی نعمتیں عطا کیں تھیں ہمیشہ ابو نے شکر کیا اور ہمیں بھی یہیں سبق سکھایا۔

آج ابو ہمارے درمیان نہیں ہیں اور ان کی کمی ہمیں بے حد محسوس ہوتی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے حد صبر اور اور حوصلہ دیا ہے۔ جو کہ شاید ابو ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے وجود کی برکتیں ہمارے گھر پر قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ ہماری امی جان کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے۔

آپ نے پسماندگان میں امی جان کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے اظہر مصطفیٰ اور مدثر احمد یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی شازیہ مکرم متین احمد مکینیکل انجینئر شاہ تاج ٹیکسٹائل سے بیاہی ہوئی ہیں۔ دونوں بیٹے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ابو کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پولیس کے ہاتھوں ایک سکول ٹیچر کی مبینہ ہلاکت کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر ڈاہرانوالا (ضلع بہاولنگر) کی پولیس نے فائرنگ کر دی جس سے 5- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے- سکول ٹیچر کی مبینہ پولیس مقابلہ میں ہلاکت کے خلاف شہر میں ہڑتال کی گئی- شہریوں نے احتجاجی جلوس نکال کر تھانہ ڈاہرانوالہ کا گھیراؤ کر لیا- مظاہرین نے پولیس کے خلاف نعرے لگائے اور تھانے پر پتھراؤ کیا مشتعل مظاہرین نے تھانے دار کے گھر سے سامان باہر نکال کر آگ لگا دی- شراب کی بوتلوں کا کریٹ بھی برآمد ہونے کی خبر دی گئی- پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے فائرنگ کی- زخمیوں کو بہاولپور اور چشتیاں کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا- ہسپتال میں بھی پولیس نے ہوائی فائرنگ کی- وزیر اعلیٰ کے حکم پر پولیس مقابلہ میں سکول ماسٹر کی ہلاکت پر تھانیدار کے خلاف اور مظاہرین پر فائرنگ کے الزام میں ڈی ایس پی چشتیاں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر کے ڈی ایس پی کو گرفتار کر لیا گیا ہے- مقتول کے بھائیوں کے خلاف درج مقدمہ ختم کر دیا گیا ہے-

○ لاہور ہائی کورٹ نے مسلم لیگ (ن) کے رہنما پرویز رشید کی ضمانت منظور کر لی ہے اور انہیں تفتیش میں شامل ہونے کی ہدایت کی ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے عید میلاالنبی ﷺ کے مبارک موقع پر اپنے پیغامات میں کہا ہے کہ مسلمان زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی افعال' عبادات و معاملات' افعال' تہذیب و تمدن اور حکومت و سیاست میں اسوہ حسنہ رسول کریم ﷺ کو اپنا نمونہ بنائیں- دہشت گردی فرقہ واریت اور غربت کے خاتمے کے لئے تعاون کیا جائے- حضور نبی کریم ﷺ نے عقیدہ توحید کی بنیاد پر ایسا انقلاب برپا کیا جس نے ظلم کی بیخ کنی کی اور انسانیت کو وقار دیا-

○ حکومت پنجاب نے صوبے بھر میں 1442 ہائی اور ایلیمنٹری سکولوں کو پرائیویٹائز کرنے کا فیصلہ کیا ہے- یہ سکول حکومت کی اجازت کے بغیر فیس نہیں بڑھا سکیں گے اور 20 فیصلہ طلبہ کو مفت پڑھانا ہو گا- یہ سکول سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ان عمارتوں کے مالکان کے حوالے کئے جائیں گے- جن میں اقلیتوں کے مشنری ادارے شامل ہیں- یہ بات صوبائی وزیر تعلیم مسٹر عطا مانیکا نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں بیان کی ہے-

○ پنجاب کے سینئر وزیر مسٹر مشتاق احمد اعوان نے کہا ہے کہ نہ تو فوج آئے گی نہ جوڈیشل مارشل لاء لگے گا- 15- جماعتی اتحاد حکومت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا- 1977ء میں حالات اور تھے اب عوام کا موڈ سڑکوں پر آنے کا بالکل نہیں ہے- اپوزیشن کی تخریبی سیاست نے خود ان کے ورکروں کو مایوس کر دیا ہے- ہم دعا گو ہیں کہ نواز شریف ہی اپوزیشن لیڈر رہیں تاکہ کوئی چالاک لیڈر نہ آ سکے- پیپلز پارٹی وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطمئن ہے- میرے بھی ان سے مثالی تعلقات ہیں- فائلیں نہیں رکتیں- وزراء میں اختلافات ہوتے رہتے ہیں- بے نظیر بھٹو تمام فیصلے مشاورت سے کرتی ہیں- میری نامزدگی بھی ارکان کی مرضی سے ہوئی- بلدیاتی الیکشن اسی سال ہوں گے- انہوں نے انکشاف کیا کہ نواز شریف اور ان کی فیملی پیپلز پارٹی کو سپورٹ کرتی رہی ہے- میاں اظہر ایک پارٹی یونٹ کے صدر ہوا کرتے تھے- ایک مقامی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے جب پہلا الیکشن لڑا تو میرے پاس گاڑی بھی نہیں تھی- بھٹو صاحب نے قسطوں پر لے کر دی جو مارشل لاء کے دوران بک گئی- انہوں نے کہا کہ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال سے مطمئن نہیں ہوں-

○ ایس ایس پی لاہور نے انکشاف کیا ہے کہ لاہور ائرپورٹ پر ہوتے والے بم دھماکے کا اہم سراغ مل گیا ہے- تصدیق ہونے کے بعد فوری ایکشن کیا جائے گا- انہوں نے اعتراف کیا کہ یہ جہالت اور پتھر کا دور نہیں کہ پولیس والے زیادتی کریں اور لوگ صبر کرتے رہیں-

○ سپریم کورٹ میں بلدیاتی قانون کے خلاف اپیلیں سماعت کے لئے منظور کر لی گئیں- پنجاب حکومت کو نوٹس جاری کر دیا گیا مقبول الٰہی ملک نے کہا کہ قانون سازی بدنیتی پر مبنی ہے- نئے قانون کے ایکٹ نمبر 6 اور نمبر 7 قانون سازی کی تعریف میں نہیں آتے- حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر کے ایم صمدانی ایڈووکیٹ نے کہا کہ صوبائی اسمبلی قانون سازی کا مجاز ادارہ ہے- اگر وہ قانون میں تبدیلی کرتی ہے تو عدالتیں کچھ نہیں کر سکتیں- قانون کی تبدیلی کے بعد فیصلہ پر عمل درآمد کس طرح ممکن ہے-

○ اے این پی اور مسلم لیگ نے پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے درخواست میں کہا ہے کہ اے این پی کے منحرف ارکان سرحد اسمبلی غنی داد خان' ملک دیدار' جاوید اقبال اور مسلم لیگ (ن) کے اختر حسین شاہ' شاد محمد اور عبدالستار کو نااہل قرار دیا جائے درخواست میں حکم امتناعی کو خارج کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بیت المال کے چیئرمینوں کی نامزدگی موخر کر دی جو نیجو لیگ نے کوٹہ مانگ لیا- پیپلز پارٹی نے پرانے کارکنوں کو چیئرمین نامزد کیا اور حتمی منظوری کے لئے فائل وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جو واپس نہیں آئی- عنقریب دونوں پارٹیوں میں مذاکرات ہوں گے-

○ حکومت اور ٹرانسپورٹروں کے مذاکرات ناکام ہو جانے کی وجہ سے ٹرانسپورٹروں کی ملک گیر ہڑتال ہوئی- بسیں اور ٹرک بند رہے- کئی جگہ مظاہرین نے ٹائروں کو آگ لگا کر ٹرانسپورٹ کو روکنے کی کوشش کی-

○ کنٹرول لائن پر زبردست جھڑپیں ہونے کی خبر ملی ہے- بھارتی فوج نے شہری آبادیوں پر گولہ باری کی- جس کے جواب میں پاک فوج نے جوابی کارروائی کی جس کے نتیجے میں بھارت کے دو مورچے تباہ ہو گئے اور 6 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے- چکوٹھی سیکٹر میں بھارتی فوج کی آبادی پر فائرنگ سے ایک درجن سے زیادہ مویشی ہلاک ہو گئے- کئی گھروں کو نقصان پہنچا- لوگ محبوس ہو کر رہ گئے- بعض خاندانوں نے محفوظ مقامات پر منتقلی شروع کر دی-

○ لاہور میں سٹی ڈویژن پولیس نے شاہراہ قائداعظم پر مظاہرہ کرنے کی کوشش کرنے والے تاجروں کے دو جلوسوں کو لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا- پولیس کے لاٹھی چارج سے ہیئر ڈریسرز اینڈ بیوٹی پارلرز ایسوسی ایشن کے جلوس میں شامل دو افراد زخمی ہو گئے- پولیس نے ایسوسی ایشن کے صدر سمیت 14- افراد کو گرفتار کر لیا- رنگ محل سے آنے والے انجمن تاجران شو مارکیٹ کے جلوس پر بھی پولیس نے ڈنڈوں سے حملہ کیا- شاہراہ قائداعظم کے نزدیک ٹریفک جام ہو گیا- تاہم اور جلوس جو پیغام یونین اور پارٹی ؛یکوریٹرز کے تھے وہ بخیروخوبی دھرنا کے مقام پر پہنچ گئے-

○ خارجہ امور کی کمیٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایٹمی دھماکوں پر پابندی کے عالمی سمجھوتے سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے جائیں-

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص جو اپنا نام حاجی ذوالفقار احمد بتاتا ہے- اس کا قد تقریباً ساڑھے پانچ فٹ- جسم فربہ- رنگ گندمی- سر گنجا ہے- اپنے آپ کو فوج کا کیپٹن ریٹائرڈ بھی ظاہر کرتا ہے- یہ شخص نہایت چالاکی اور عیاری کے ساتھ بعض احباب سے مختلف حیلوں بہانوں سے رقم بٹور کر غائب ہو جاتا ہے- معلوم ہوا ہے کہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا رہائشی ہے- احباب محتاط رہیں-

(ناظر امور عامہ)

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ
4-30 تا 8-30 شام
اقصیٰ چوک ربوہ

سولہ لاکھ کا پھل پورا ہونے پر اور جلسہ کے کامیاب انعقاد پر احباب جماعت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ - ربوہ
فون: 212297

خان بلڈنگ میٹریل ساہیوال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

سستا علاج
بذریعہ ہومیو پیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار - ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر ۲۱۱۳۹۹

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے- فون نمبر 555
منیجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں ووِل کاٹن- سلک سوفٹ کلاتھ- پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں- نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں- پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے، ۶۰ گرام ۹۰ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534